تنازعات کا حل

جب لوگ مشاورت کے لیے میرے دفتر میں آتے ہیں، تو وہ عام طور پر تین وجوہات میں سے کسی ایک کی بنا پر آتے ہیں: (1) وہ مصائب یا آزمائش میں حکمت یا حوصلہ افزائی کی تلاش میں ہوتے ہیں، (2) وہ کسی گناہ سے نبرد آزما ہوتے ہیں اور اسے ختم کرنے کا طریقہ سیکھنا چاہتے ہیں، یا (3) وہ کسی تنازع میں ملوث ہوتے ہیں اور اس سے نجات چاہتے ہیں۔

کیا کلامِ مقدس میں تنازعات کو حل کرنے کے بارے میں کچھ کہا گیا ہے؟ ہزار بار ہاں۔ کلامِ مقدس تنازعات کی مثالوں سے بھرا پڑا ہے اور اس میں بے شمار اصول موجود ہیں کہ جب ہمارا کسی دوسرے مسیحی کے ساتھ اختلاف ہو تو ہمیں کیسا رویہ اختیار کرنا چاہیے۔

تنازع کے حل کے بارے میں مسیحیوں کی طرف سے اکثر جس ایک عام حوالے کا ذکر کیا جاتا ہے وہ متی 18:15—20 ہے۔ یہ اقتباس شروع سے آخر تک اس عمل میں چلنے کا ایک مرحلہ وار طریقہ کار ہے۔ اس اقتباس کو دیکھنے سے پہلے، آئیے چند ابتدائی اصولوں پر غور کریں۔

ابتدائی اصول

پہلا، ہر ایماندار کا فرض ہے کہ وہ دوسروں کے ساتھ صلح جوئی کا خواہاں ہو۔ پولس رومیوں 12:18 میں لکھتا ہے، "جہاں تک ہو سکے، تم اپنی طرف سے سب آدمیوں کے ساتھ صلح رکھو" (عبرانیوں 12:14 بھی دیکھیں)۔ تنازع سے بھاگنا یا چھپنا کسی مسیحی کے لیے ایک راستبازانہ اختیار نہیں ہے۔ اسے ذہن نشین کر لیں۔ اگر آپ کسی دوسرے مسیحی کے ساتھ تنازع میں ہیں، تو آپ کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ خدا ترس طریقے سے اس تنازع کو حل کرنے کی کوشش کریں۔ ہمیں تو کلامِ مقدس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ہمیں کلیسیا جانے سے پہلے تنازع کو حل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے (متی 5:23—24 دیکھیں)۔

تنازع کا حل کلیسیا کے امن کے لیے بہت اہم ہے کیونکہ یہ اس کے اراکین کے راستبازانہ طرزِ زندگی کو برقرار رکھنے میں مدد کرتا ہے۔ اگر ہم "امن" اور "راستبازی" کے الفاظ پر مشتمل آیات کی تعداد دیکھیں، تو ہمیں ان دونوں کے درمیان ایک واضح تعلق نظر آئے گا۔

کسی کو گناہ پر ٹوکنے کے لیے ہمت کی ضرورت ہوتی ہے اور اسے بہت احتیاط سے کرنا چاہیے۔ گلتیوں 6:1 میں احتیاط پر غور کریں: "اے بھائیو، اگر کوئی شخص کسی قصور میں پکڑا بھی جائے تو تم جو روحانی ہو، اُس کو نرمی کے ساتھ بحال کرو اور اپنا بھی خیال رکھو کہ کہیں تم بھی آزمائش میں نہ پڑ جاؤ۔"

دوسرا، کچھ تنازعات کو محض نظر انداز کر کے حل کیا جا سکتا ہے۔ پطرس لکھتا ہے، "سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ ایک دوسرے سے بڑی محبت رکھو، کیونکہ محبت بہت سے گناہوں پر پردہ ڈال دیتی ہے" (1-پطرس 4:8)۔ ہر ناراضگی کو حل کرنے کی ضرورت نہیں ہے، تو آپ کو کیسے پتہ چلے گا کہ یہ کرنا چاہیے؟ اگر آپ کا دوسرے کے ساتھ رفاقت ٹوٹ چکی ہے اور یہ مسئلہ آپ کے درمیان ایک رکاوٹ بنا ہوا ہے، تو آپ کو دوسرے فرد کے ساتھ محبت بھرا مکالمہ شروع کرنے اور دعا کے ساتھ اور عاجزی سے امن اور صلح کی تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔

تیسرا، اپنی آنکھ سے شہتیر نکالیں۔ متی 7:1—5 میں پہاڑی وعظ میں یسوع کا کیا مطلب تھا، اس کا مطالعہ کریں، اس سے پہلے کہ آپ دوسرے شخص کو ٹوکیں۔ ہم سب کا فطری (اور گناہ آلود) رجحان یہ ہے کہ ہم اپنے خلاف ہونے والے گناہوں کو بڑھا چڑھا کر پیش کریں اور اپنے گناہوں کو کم سے کم سمجھیں۔ اپنے گناہ کو دیکھنے کے لیے عاجزی اور حکمت کی ضرورت ہے، شاید کسی قابل اعتماد دوست یا پادری کی مدد کی بھی ضرورت ہو جو سچائی اور صاف گوئی سے ہم سے بات کرے۔

چوتھا، کسی بھائی یا بہن کو ٹوکنے کا مقصد یاد رکھیں۔ آئیے یاد کریں کہ کسی کو ٹوکنا کیا نہیں ہے۔ اس کا مقصد مجرم پر یہ ظاہر کرنا نہیں ہے کہ اس کے گناہ سے آپ کو کتنی تکلیف ہوئی؛ اس کا مقصد یہ دیکھنا نہیں ہے کہ دوسرا اتنا ہی درد محسوس کرے جتنا آپ نے کیا؛ اس کا مقصد اپنی کہانی سنانا یا دوسروں کو اس بہن کے خلاف بھڑکانا نہیں ہے؛ اس کا مقصد اسے کلیسیا سے نکلوانا نہیں ہے۔

توپھر مقصد کیا ہے؟ کئی مقاصد ہیں۔ ہم اُس شخص کو ٹوکتے ہیں جس نے ہمارے خلاف گناہ کیا ہے تاکہ اسے توبہ کرنے اور اپنے قصور سے آزاد ہونے کا موقع ملے۔ ہم ایک رشتے کو بحال کرنے کے مقصد سے ٹوکتے ہیں۔ ہم کلیسیا میں امن اور راستبازی کو بحال کرنے کے لیے ٹوکتے ہیں۔

محبت میں ٹوکنا

ایک بار جب آپ یہ طے کر لیں کہ ملاقات ضروری ہے اور آپ کا دل خدا کے سامنے درست ہے، تو آپ متی 18:1–20 میں یسوع کے دیے گئے قدموں پر چل سکتے ہیں۔ آئیے انہیں ترتیب سے دیکھیں۔

پہلا قدم : آمنے سامنے ٹوکیں۔ یسوع نے اپنے شاگردوں کو سکھایا کہ جس شخص کو ناراض کیا گیا ہے اسے نجی طور پر اُس شخص کے پاس جانا چاہیے جس نے ناراضگی کا ارتکاب کیا ہے۔ اس کی عجیب نوعیت پر غور کریں: ہم عام طور پر سوچتے ہیں، "اچھا، اُس نے مجھے ناراض کیا؛ اُسے میرے پاس آنا چاہیے۔" لیکن یسوع یہ نہیں سکھا رہے ہیں؛ اگر آپ ناراض ہوئے ہیں، تو آپ کو جانا چاہیے—خاص طور پر اس لیے کہ دوسرے کو شاید یہ بھی معلوم نہ ہو کہ اُس نے آپ کو ناراض کیا ہے۔ اور جب آپ جائیں، تو اپنے ذہن میں متعلقہ آیات کو دہرائیں جو سچ بولنے (نواں حکم)، محبت میں سچ بولنے (افسیوں 4:15)، اور غصے یا انتقام کو جگہ نہ دینے کی اہمیت کے بارے میں ہیں (رومیوں 12:19)۔

دوسرا قدم : کسی دوسرے کو اپنے ساتھ لائیں۔ لیکن کیا ہو اگر وہ شخص نہ سنے؟ کیا ہو اگر وہ جواب نہ دے یا وہ اپنے گناہ سے انکار کر دے؟ یسوع نے اس امکان کا اندازہ لگایا اور شاگردوں کو ہدایت دی کہ وہ ایک اور بھائی یا بہن کو اپنے ساتھ لے کر جائیں تاکہ وہ محبت سے اُس مجرم کو اس کے گناہ پر ٹوکیں۔

آپ کو کس کو اپنے ساتھ لے کر جانا چاہیے؟ کسی ایسے شخص کو جو ایک سمجھدار، دانا بھائی یا بہن ہو۔ یہ سب سے بہتر ہوگا اگر آپ جس کو ساتھ لائیں وہ پادری یا بزرگ نہ ہو۔ کیوں؟ کیونکہ بزرگ اور پادری بعد میں رسمی کلیسیا کے نظم و ضبط میں شامل ہو سکتے ہیں۔ لیکن اگر پادری یا بزرگ آپ کا واحد انتخاب ہے، تو یہ سب سے بہتر ہوگا اگر وہ اس واضح سمجھ کے ساتھ آئے کہ وہ ابھی اپنی سرکاری حیثیت میں نہیں آ رہا، بلکہ ایک بھائی کی حیثیت سے آ رہا ہے، جو صلح کی طرف کام کر رہا ہے۔

یہاں امید یہ ہے کہ ایک اضافی گواہ کا "وزن" گناہ کرنے والے بھائی یا بہن کو اپنے گناہ کا اقرار کرنے، اسے تسلیم کرنے، اور اس سے توبہ کرنے کا سبب بنے گا، تاکہ ناراض ہونے والا شخص معاف کر سکے اور مسیحی رفاقت میں بحال ہو سکے۔ لیکن یہ ہمیشہ اس طرح کام نہیں کرتا۔ حقیقت یہ ہے کہ لوگ اکثر اپنی مزاحمت یا انکار یا دونوں میں ڈٹ جاتے ہیں، اور یہ وہ وقت ہوتا ہے جب ایماندار مدد کے لیے کلیسیا کی طرف رجوع کرتا ہے۔

تیسرا قدم : کلیسیا کو بتائیں۔ ہم متی 18:17 میں پڑھتے ہیں، "اور اگر وہ ان کی بھی نہ سنے، تو کلیسیا کو بتاؤ۔" یہاں کلیسیا سے مراد کلیسیا کے بزرگ ہیں، جنہیں ریوڑ کی روحانی رہنمائی کے لیے بلایا گیا ہے (1-پطرس 5:1–5)۔ بزرگوں کو کلیسیا میں حکومت کرنے کے لیے بلایا گیا ہے (عبرانیوں 13:7)، اور اس حکومت کا ایک حصہ بھائیوں میں امن کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ بزرگوں کو گمراہ بھائی یا بہن کے خلاف الزامات پر باقاعدہ غور کرنا چاہیے اور ایک بار پھر حکمت اور احتیاط کے ساتھ کلامِ مقدس کا اطلاق کرنا چاہیے تاکہ اسے توبہ کی طرف لایا جا سکے۔

آپ کے کلیسیا کی پالیسی پر منحصر ہے، بزرگ، کچھ حالات میں، کلیسیا کے اراکین کو بھی کارروائی کرنے کی ہدایت دے سکتے ہیں تاکہ توبہ کے لیے ایک آخری زور لگایا جا سکے۔ جماعت کو گمراہ شخص کے لیے دعا کرنی چاہیے اور بحالی کے لیے ذاتی حوصلہ افزائی پیش کرنی چاہیے، یہ جانتے ہوئے کہ ایک بھٹکی ہوئی بھیڑ کو واپس لانے میں مدد کرنا واقعی ایک اچھا کام ہے (یعقوب 5:20)۔

اگر آپ کا بھائی توبہ کرتا ہے، تو اسے رفاقت میں واپس خوش آمدید کہیں۔ اگر حل کیے جانے والے مادی (یا مالی) مسائل ہیں، تو بزرگوں کو ایک منصفانہ حل لانے کے بہترین طریقے پر مشورہ دینا چاہیے۔ اگر تنازع میں دوسرے لوگ شامل ہیں، تو ہر ایک کو گناہ کرنے والے شخص کی طرف سے مخاطب کیا جانا چاہیے تاکہ تمام رشتے بحال ہو سکیں۔

یہ مت سوچیں کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ ہم نے اسے اپنے کلیسیا میں اور بہت سے دوسرے کلیسیاوں میں دیکھا ہے۔ خدا اکثر اپنے لوگوں کو ایک صحت مند بحالی سے نوازتا ہے، اور یہ ایک کلیسیا کے لیے ایک خوشی کا وقت ہوتا ہے۔ لیکن اگر ایسا نہ ہو تو...

چوتھا قدم: اس کے ساتھ ایک غیر ایماندار جیسا سلوک کریں۔ اگر آخر میں رکن توبہ نہیں کرے گا، تو یہ بزرگوں کا فرض ہے کہ وہ اعلان کریں کہ اس کی توبہ کی کمی، بے ایمانی کا ثبوت ہے، جس کے لیے بزرگوں کو باقاعدہ طور پر یہ اعلان کرنا ضروری ہے کہ وہ فرد اب یسوع مسیح کے کلیسیا کا رکن نہیں ہے (متی 18:17: "وہ تمہارے لیے ایک غیر یہودی اور ایک محصول لینے والے جیسا ہو")۔ اس عمل کو اخراج بھی کہا جاتا ہے—یہ عشائے ربانی اور کلیسیا کی پرورش، فراہمی اور تحفظ کے مراعات کو ہٹانا ہے۔

اس کے بعد کیا ہوتا ہے؟ اگر وہ فرد واقعی ایک ایماندار ہے، تو خدا کلیسیا سے باہر اس کے وقت کو اسے واپس کلیسیا کی طرف دھکیلنے کے لیے استعمال کرے گا۔ لیکن اگر نہیں، تو اس کا اخراج اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ وہ توبہ نہیں کرتا۔ آخر میں، آئیے یاد رکھیں کہ یہ عمل، اگرچہ مشکل ہے، محبت بھرا کام ہے۔ مسیحیوں کا ٹوکنا دنیا سے بالکل مختلف ہے جو کسی بھی ایسے شخص کو منسوخ کر دیتی ہے جو موجودہ نظریے کی خلاف ورزی کرتا ہے اور شاذ و نادر ہی انہیں بھاری قیمت اور عوامی عاجزی کے بغیر واپس خوش آمدید کہتی ہے۔ ہم اس کے کامل منصوبے کے لیے خداوند کا شکر ادا کر سکتے ہیں جو ان لوگوں کی بحالی کے لیے ہے جن کے پاس سننے کے کان ہیں۔